Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۷۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | یکم جمادی الاوّل ۱۳۹۲ھ | ۱۴؍احسان ۱۳۵۱ ہش | ۱۴؍جون ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۳۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ ؍احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

آج حضور کو ضعف کی تکلیف رہی۔

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

ربوہ ۱۳ ؍احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں کہ :۔

"میری طبیعت عرصہ دو ماہ سے مختلف عوارض سے خراب چلی آرہی ہے۔ کبھی ہائی بلڈ پریشر، کبھی بخار، اکثر سر درد۔ اب پیچش اور جگر میں ورم ہو گیا ہے جس کا علاج ہو رہا ہے۔ یہ علاج کمزوری بہت کرتا ہے اس کی وجہ سے ہر وقت ضعف رہتا ہے۔ کل لاہور جا رہی ہوں قریباً پندرہ بیس روز کے لئے۔ میرا پتہ ڈاک کا اب ۵۱ ڈیوس روڈ (پام ویو) لاہور ہوگا۔"

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے التزام کے ساتھ دعا فرمائیں۔

محترم میاں غلام محمد صاحب اختر کی اہلیہ صاحبہ محترمہ بیمار ہیں اور لائل پور میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص مقناطیسی کشش عطا ہوتی ہے

جو پاکیزہ دل اس سے متأثر ہوتے ہیں وہ ایک فوق العادت زندگی کا نمونہ دکھلاتے ہیں

"ایک خاص کشش ہوتی ہے جو کہ انبیاء علیہم السلام کو دی جاتی ہے اور تمام پاکیزہ دلوں کو وہ محسوس ہوتی ہے اور جو اس سے متأثر ہوتے ہیں وہ ایک فوق العادت زندگی کا نمونہ دکھاتے ہیں اور ہیروں کے ٹکڑوں کی طرح اس کشش کی چمک نظر آتی ہے۔ اور جس کو وہ کشش عطا ہوتی ہے وہ الٰہی طاقتوں کا سرچشمہ ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی نادر اور مخفی قدرتیں جو عام طور پر ظاہر نہیں ہوتیں۔ ایسے شخص کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہیں اور اسی کشش سے اُن کو کامیابی ہوتی ہے۔ دُنیا میں جس قدر انبیاء آئے ہیں کیا وہ دنیا کے سارے مکر و فریب اور فلسفے سے پُورے واقف ہو کر آتے ہیں جس سے وہ مخلوق پر غالب ہوتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ اُن میں ایک کشش ہوتی ہے جس سے لوگ اُن کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اور جب دُعا کی جاتی ہے تو وہ کشش کے ذریعہ سے زہریلے مادہ پر جو لوگوں کے اندر ہوتا ہے اثر کرتی ہے۔ اور اس رُوحانی مریض کو تسلّی اور تسکین بخشتی ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو کہ بیان میں ہی نہیں آسکتی اور اصل مغز شریعت کا یہی ہے کہ وہ کشش طبیعت میں پیدا ہو جاوے۔ سچّا تقویٰ اور استقامت بغیر اس صاحب کشش کی موجودگی کے پیدا نہیں ہو سکتے، اور نہ اس کے سوا قوم بنتی ہے۔ یہی کشش ہے جو کہ دلوں میں قبولیت ڈالتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۳۶، ۱۳۷)

ولادت باسعادت

یہ خبر نہایت خوشی سے سُنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے نواب زادہ محمود احمد خانصاحب کو ۱۱ ؍۱۲ جون کی درمیانی شب کو کراچی میں پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔

نومولود محترم نواب محمد احمد خانصاحب کا پوتا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا پڑپوتا۔ صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کا نواسہ اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا پڑنواسہ ہے۔

ولادت کے وقت کچھ پیچیدگی پیدا ہو گئی تھی اور بچہ کی صحت بہت کمزور ہے۔ اسلئے احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

ادارہ الفضل اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حرم حضور ایدہ اللہ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ محترم نواب محمد احمد خانصاحب۔ محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب۔ ان کی بیگم صاحبہ اور دیگر تمام متعلقہ احباب کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی صالح زندگی عطا فرمائے اور اسے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴؍احسان ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومنوں کی کامیابی کے تین حتمی ذرائع

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی مامور کو دنیا میں مبعوث کرکے اس کے ذریعہ حزب اللہ یا الٰہی جماعت کا قیام عمل میں لاتا ہے تو اُس جماعت کے افراد کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ حق کو دنیا میں پھیلائیں اور اُسے غالب کریں تا دُوسرے لوگ بھی راہ راست پر آکر اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکیں، اس سے اپنا تعلق استوار کریں اور اس کے حقیقی عبد بن کر اپنی پیدائش کے مقصد میں کامیاب ہوں۔

الٰہی جماعت کے افراد اپنی اِس ذمہ داری کو ادا کرنے کے سلسلہ میں ظاہری سامانوں سے بھی کام لیتے ہیں لیکن ان کی کامیابی کا انحصار ظاہری سامانوں پر نہیں ہوتا بلکہ ان کا بھروسہ تمامتر خدا تعالیٰ پر ہی ہوتا ہے۔ وُہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے، جب تک اُس کی تائید و نصرت اور اُس کا فضل شاملِ حال نہ ہوگا ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ اس لئے ظاہری سامانوں سے کام لینے کے ساتھ ساتھ وہ تعلق باللہ میں ترقی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اِس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ جس قدر ہم تعلق باللہ میں ترقی کریں گے اسی قدر ہمیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کی معیت حاصل ہوگی اور وہ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈال کر غلبۂ حق کے سلسلہ میں ہمیں کامیابی سے ہمکنار کرتا چلا جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جب بھی اپنے کسی مامور کو دُنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو اُس کے ذریعہ قائم ہونے والی جماعت کے افراد پر وہ ان کی کامیابی کی راہیں منکشف فرماتا ہے اور وہ اُس مامور من اللہ کی رہنمائی میں ان راہوں کو اختیار کرکے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتے چلے جاتے ہیں۔

اپنی اِس قدیم سنت کے بموجب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کے وقت جہاں آپؐ پر ایمان لانے والوں کی یہ ذمہ داری قرار دی کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعہ تمام بنی نوع انسان کو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ جمع کریں وہاں ساتھ ہی ان کی کامیابی کی راہیں بھی کھول کھول کر بیان کر دیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے انہیں مخاطب کرکے فرمایا:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ
وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۵ (المائدہ آیت ۳۶)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو (۱) اللہ کا تقویٰ اختیار کرو (۲) اس کے حضور میں قرب حاصل کرنے کی راہیں ڈھونڈو (۳) اور اُس کی راہ میں مجاہدہ کرو ـــــ تاکہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ۔

اِس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ اگر وہ غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ حسب ذیل تین ذرائع اختیار کریں:۔

اوّل:۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرکے ان تمام باتوں سے پرہیز کریں جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتیں۔

دوم:۔ نیک اعمال بجالاکر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

سوم:۔ پھر نیک اعمال کو ہی کافی نہ سمجھیں بلکہ اللہ کی راہ میں پورا پورا مجاہدہ کرکے تمامتر کوشش اس بات کی کریں کہ انہیں وصالِ الٰہی کا مقام اور مرتبہ حاصل ہو جائے۔

آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اِس بات کی ضمانت دی ہے کہ اگر مسلمان یہ تین راہیں اختیار کریں گے تو وہ یقیناً اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے یعنی انہیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کی معیت نصیب ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور معیت حاصل ہونے کے بعد وہ حق کو دنیا میں غالب کرنے کے سلسلہ میں جو مساعی بروئے کار لائیں گے اللہ تعالیٰ ان میں برکت ڈال کر انہیں بارآور کرتا چلا جائیگا اور نتیجۃً حق غالب آئے بغیر نہ رہے گا۔

جہاں تک تقویٰ کا تعلق ہے اس کے ذریعہ ہر قسم کے گناہوں اور بدیوں سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے تقویٰ کے معنے ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا حتیٰ کہ جس امر میں شبہ بھی ہو اس سے بھی کنارہ کرنا۔ پس اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے سلسلہ میں مسلمانوں کے لئے پہلا اور سب سے مقدم امر یہ ہے کہ وہ تقویٰ اللہ اختیار کرکے باریک در باریک رگِ گناہ سے بچیں۔ جب تک یہ حالت پیدا نہ ہو انسان کو نیکیاں بجالانے کی توفیق نہیں ملتی ہے اور اگر وہ کچھ نیکیاں بجا بھی لائے تو وہ عند اللہ مقبول نہیں ٹھہرتیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ کہہ کر تقوے کو قبولیت کی بنیادی شرط قرار دیا ہے۔

وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ میں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے گناہوں اور بدیوں سے بچنے کے بعد ہر قسم کے نیک اعمال بجالانے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں تلاش کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کیونکہ وسیلہ منزل مقصود تک پہنچانے والے راستے کو کہتے ہیں۔ اور وسل الی اللہ بعمل کے معنے ہوتے ہیں کہ اُس نے ایسا عمل کیا کہ جس سے وہ خدا تعالیٰ کے قریب ہو گیا۔ پس وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ میں ہر قسم کی بدیوں سے بچنے کے بعد ایسے نیک اعمال بجالانے کی تلقین کی گئی ہے جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ انسان کو اپنا قرب عطا فرماتا چلا جاتا ہے اور قبولیت کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

اسی طرح جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر وہ کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو اُن کے لئے صرف بدیوں سے بچنا اور نیکیاں بجالانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ وہ اس سے بھی آگے قدم بڑھائیں یعنی یہ کہ وہ خدا تعالیٰ میں فنا ہو کر ایک ایسی نئی زندگی جو دوسروں کیلئے زندگی بخش ہو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ محض اعمال پر بھروسہ کرنا ہرگز بھی درست نہیں ہوتا کیونکہ اعمال تو نیت میں معمولی سے فتور اور ذرا سی غفلت کے نتیجہ میں حبط بھی ہو جاتے ہیں۔ ہاں جب انسان کو خصوصی مجاہدہ کے نتیجہ میں وصالِ الٰہی نصیب ہو جاتا ہے اور وہ براہِ راست خدائی امان کے نیچے آجاتا ہے تو پھر اس کے لئے ٹھوکر کھانے اور اعمال کے حبط ہونے کا امکان باقی نہیں رہتا۔ ایسا انسان شیطان کے حملوں سے کلّی طور پر محفوظ ہو کر ہمیشہ کیلئے دارالامان میں آجاتا ہے۔ پھر اس کی مرضی خدا کی مرضی ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ اس کی ہر خواہش کو پُورا کر دکھاتا ہے۔ اِس مقام کو حاصل کر لینے کے بعد الٰہی نصرت بارش کے قطروں کی طرح برسنی شروع ہو جاتی ہے۔ اور انسان مقصدِ پیدائش کی تکمیل اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لحاظ سے ترقی کرتا ہی چلا جاتا ہے۔ اسکے کبھی ناکام ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اُس کی فطرت میں سرے سے ناکامی کا خمیر رہتا ہی نہیں۔ الغرض حقیقی طور پر کامیاب ہونے کیلئے وصالِ الٰہی کا مقام حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے اور وصالِ الٰہی کا رفیع الشان مقام حاصل نہیں ہوتا جبتک انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں پورا پورا مجاہدہ نہ کرے۔ اِسی حقیقت کی طرف اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانشقاق کی آیت یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ میں اشارہ کیا ہے۔

پس ایک الٰہی جماعت کے افراد کے اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کی تین راہیں ہیں اوّل تقویٰ اختیار کرنا، دُوسرے نیکیاں بجالاکر قُربِ الٰہی کی نعمت سے سرفراز ہونا، تیسرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پورا پورا مجاہدہ کرکے وصالِ الٰہی کا مقام حاصل کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے ان تین راہوں کو (جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "آئینہ کمالات اسلام" میں بڑے ہی مسحور کن انداز میں واضح فرمایا ہے) قرآن مجید کی آیت بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۵ (البقرہ آیت ۱۱۳) میں تین مراتب عالیہ کے طور پر بیان کیا ہے اور وہ ہیں فنا، بقا، لقا۔ فنا کا مرتبہ تقویٰ اللہ اختیار کرنے پر دلالت کرتا ہے، بقا کا مرتبہ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ کا قائم مقام ہے اور لقاء کا مرتبہ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ کے عظیم الشان ثمرہ کو ظاہر کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت کی اہمیت

محترم ملک بشارت احمد صاحب جونیئر منگلا چھاؤنی

کوئی کام کوئی مسئلہ خواہ وہ کتنا معمولی نوعیت کا ہی کیوں نہ ہو ایک مستحکم اور درست جد وجہد کے بغیر سرانجام نہیں پا سکتا۔ اگر یہ مسئلہ انفرادی نوعیت کا ہو تو اس میں متعلقہ فرد کی انتھک محنت اور لگن کی ضرورت درکار ہوگی اور اگر یہ معاملہ جماعتی، دینی، یا قومی اور ملی ہو تو پھر اس میں اس وقت تک نمایاں کامیابی حاصل نہ ہوگی جب تک اس میں فعال مرکزیت کا پہلو اجاگر نہ ہو۔ جب ہم خالص دینی اور روحانی معاملہ کی بات کریں۔ تو پھر یہ مرکزیت اللہ تعالیٰ نے "خلافت" کے رنگ میں خود عطا فرما دیتا ہے۔

۲۔ مرکزیت میں بڑی برکتیں ہیں بڑے فائدے ہیں۔ صرف دو مثالیں ہی لیجئے۔ اس وقت انگلستان میں صحیح طور جمہوریت رائج ہے لیکن پھر بھی انگریز قوم بادشاہت سے چمٹی ہوئی نظر آتی ہے۔ گو وہاں بادشاہ یا ملکہ کا وجود برائے نام ہی ہے۔ لیکن وہ لوگ ایک سنٹر ایک مرکز کو اتنا عزیز تصور کرتے ہیں کہ اس کو مٹنے نہیں دیتے۔ دوسرے اس مادی دور میں جب کہ عیسائیت سے یورپ ہٹ چکا ہے۔ بیزار ہو چکا ہے۔ رومن کیتھولک فرقہ اب بھی "پوپ روم" کے وجود کو برقرار رکھتے ہوئے ہے۔ کیونکہ اسے اس میں برکت نظر آتی ہے اور پوپ کے ہوتے ہوئے ان کے تبلیغی مشن کامیابی سے کام کرتے ہیں ایک وحدت پائی جاتی ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ ایک سنٹرل اتھارٹی کا وجود ایک مرکزی شخصیت کا ہونا کسی جماعت، کسی گروپ اور کسی ملک کے لئے بہت ضروری ہے۔ ایک امیر کا مقرر ہونا اپنی ذات میں بے انتہا فائدے رکھتا ہے حدیث پاک میں آیا ہے کہ جب تم دو آدمی سفر پر نکلو تو چاہیئے کہ ایک کو اپنے میں سے امیر مقرر کر لو۔ اب جب دو میں ایک تو امیر مقرر ہو جائے مگر تعجب ہے ان لوگوں کی عقل پر جو لاکھوں افراد پر مشتمل ایک روحانی جماعت کیلئے بھی خلیفہ کے وجود کو دل سے تسلیم نہیں کرتے

۳۔ خلافت کی اہمیت میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ نبی اپنا کام پورا کر کے چلے جاتے ہیں۔ وہ لوگوں تک اپنا پیغام پہنچا دیتے ہیں۔ مگر ان کی وفات کے بعد خلافت اسی پیغام کو مزید آگے بڑھاتی ہے۔ اسلام حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں قائم فرمایا۔ آخری نبی کو آخری پیغام۔ آخری مذہب اور آخری کتاب اتنی شان والا نبی مگر ان سب باتوں کے باوجود حضرت نبی اکرمؐ کی وفات کے بعد امت مسلمہ کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کے لئے حضرت ابو بکرؓ کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ چن لیا۔ آپؓ نے ملت کے منتشر شیرازہ کو اکٹھا کیا۔ ورنہ لوگ بے راہ ہو چلے تھے پھر حضرت عمر فاروقؓ نے اسی مشن کو آگے بڑھایا۔ اس وقت منکرین خلافت پر نکال چکے تھے۔ حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد خلافت کی خلعت حضرت عثمانؓ کو ملی اور حضور کی شہادت کے بعد خلافت حضرت علیؓ کو ملی۔ جو منافقین پہلے تین خلفائے راشدین کے دورِ خلافت میں لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ نعوذ باللہ حضرت علیؓ کی حق تلفی ہو گئی ہے۔ وہی حضرت علیؓ کے زمانہ خلافت میں حضورؓ کے درپے آزار ہو گئے۔ پھر حضرت علیؓ کے بعد کیا ہوا؟ عروجِ مسلم زوال ہو گیا اور فتنہ پرداز اپنے مقصد میں کسی حد تک کامیاب ہو گئے۔ گو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام کو خلفائے راشدین کے دور میں استحکام نصیب ہو گیا۔ تصور کیجئے کہ اگر خلفائے راشدین کی زندگیوں میں اور ان کے بعد معترض اور منافق طبع لوگ پیدا نہ ہوتے تو اسلام کہاں سے کہاں پہنچ چکا ہوتا۔

ہمارا ایمان محکم ہے کہ اب پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کو جماعت احمدیہ کے ذریعہ اپنی پوری شان سے ظاہر کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے روحانی پروگرام کے تحت حضرت مسیح پاک مہدی موعود بن کر نازل ہوئے۔ حضور اپنا کام مکمل کر کے اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے تو حضور کے بعد خلافت کا آنا حضور کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ضروری تھا حضرت خلیفہ اولؓ کی زندگی میں منافقین نے پھر جوش مارا اور طرح طرح کے اعتراض کرنے لگے۔ مگر چونکہ خلیفہ اللہ تعالیٰ بناتا ہے وگرنہ ظاہر ہے منافقین اس انتخاب میں حصہ لیتے ہیں اس لئے ان کمزور طبع لوگوں کی کوششیں ناکام ہوئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات کے بعد باثر اور دنیاوی تعلیم سے آراستہ ایک عنصر نے پھر سر اٹھایا۔ گردن کی کھائی۔ تائید ایزدی نے جماعت احمدیہ کو پھر ایک ہاتھ پر جمع کر دیا۔ کون شخص انکار کر سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا انتخاب اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے بغیر۔ ۵۲ سالہ دور خلافت۔ غیر ممالک میں مساجد کی تعمیر مشنوں کا قیام۔ جماعت میں ولولہ انگیز جوش نیکی کا جذبہ اور دن بدن ترقی یہ سب باتیں ایک عام انسان کے بس کی بات نہیں رہیں۔ روس کا کمیونزم بھی ۴۰ سال کے اندر اندر اپنی اصلی طاقت اور مشن کھو بیٹھا ہے۔ اپنے محور سے ہٹ چکا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ دنیاوی اسباب سے یکسر محروم۔ [illegible] میں گھری ہوئی جماعت۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا جس سمت سے کر نکلی بڑھتی ہی چلی گئی۔ جس طرف قرآن پاک کا پیغام پہنچانے کو رخ کیا کامیابیوں نے اس کے قدم چومے۔ کیا یہ سب کچھ انسانی ہاتھوں کے بنائے ہوئے خلیفہ کا کام تھا۔ ہرگز نہیں۔ یہ کام ایک خاص روحانی اور خدائی تقدیر کے تحت اس مقدس خلیفہ کے ہاتھوں ہوا جسے اللہ تعالیٰ نے چنا۔ اللہ تعالیٰ نے بنایا اور وہ اس کی مدد کو خود آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات کے بعد جماعت محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پھر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اکٹھی ہو چکی ہے کاروانِ احمدیت پھر اسی شان سے رواں دواں ہے۔

ڈسپلن اور نظم و ضبط کا تقاضا ہے کہ خلیفہ وقت کی سو فیصدی اطاعت کی جائے۔ جب اس مبارک وجود کی بیعت کر لی۔ جب اپنے آپ کو اس کے ہاتھ پر بیچ ہی دیا تو پھر چون و چرا کی گنجائش ہی کہاں رہتی ہے۔ ہاں اگر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی و بہبود کے لئے کوئی تجویز کوئی مشورہ دل و دماغ میں آئے تو اس کو ضرور حضور کی خدمت میں ادب کے ساتھ پیش کیا جا سکتا ہے ڈسپلن کے ضابطہ میں ایک کہاوت ہے

Either in line or get out

یعنی یا تو صف میں سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ یا پھر باہر ہی نکل جاؤ یعنی یا تو جماعت میں رہ کر پوری اطاعت کرو ورنہ پھر علی الاعلان جماعت سے علیحدہ ہو جاؤ۔ دوغلی پالیسی صحیح نہیں ہے۔

۴۔ خلافت اور نظام سلسلہ کے بعض مخالف بظاہر مصلح اور ہمدرد کا روپ دھارتے ہیں۔ معصوم مخلص اور ناواقف لوگوں کو سستے اور ہلکے قسم کے عامیانہ اور جذباتی اعتراضات کے ذریعہ موہ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ان کا اصل مقصد سلسلہ سے ہمدردی نہیں ہوتی۔ بلکہ اپنے گندے باطن، بغض، حسد اور ناپاک عزائم کو ہوا دینا ہوتا ہے یہی لوگ گمنام خط لکھتے ہیں۔ اپنی مخصوص اور محدود مجالس میں آہستہ آہستہ اعتراضات کو آگے بڑھاتے ہیں۔ جماعت کی پالیسیوں پر معترض ہوتے ہیں۔ ان کی وقت پر نشاندہی ہم سب کا فرض اولین ہے۔

۵۔ خلافت کا وجود اسلام اور احمدیت میں ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ دنیائے اسلام نے ترکی میں خلافت کو قائم رکھنے کے لئے کیا کیا جتن کئے گویا سب کو خلافت کی ضرورت کا احساس ہے مگر وہ اس کوشش میں کامیاب نہ ہو سکے۔

ہمیں آغاز اسلام کے دور اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانہ کو اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔ یاد رکھیں جس جماعت کا خلیفہ نہیں۔ مرکز نہیں اور جس قافلے کا [illegible] نہیں وہ کب منزل پر پہنچے گا۔ [illegible] پہ ایک کہاوت کا ذکر کر کے [illegible] کرتا ہوں۔ مشہور ہے

Right or Wrong
Senior is right

یعنی صحیح ہو یا غلط بہر حال افسر کا فیصلہ ہی اس قابل ہوتا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔

آئیں ہم اپنے آپ کو ٹٹولیں۔ اپنی اصلاح کریں۔ دعائیں کریں کہ ہم خلیفہ وقت کی تہہ دل سے اطاعت کریں۔ اس سے سچی محبت کریں اور منافقین کے وجود کو کبھی برداشت نہ کریں اور تائید ایزدی کے واسطے ہمیشہ دعا گو رہیں۔ آمین۔

ایک اہم نصیحت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اے دوستو! میری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافتِ حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو۔ ...... اور میری اولاد ...... کو بھی [illegible] یاد کراتے رہو۔"

الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم شیخ عبدالغنی صاحب یوگنڈا کی وفات

محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

مکرم شیخ عبدالغنی صاحب جو حال ہی میں جنجہ یوگنڈا مشرقی افریقہ میں وفات پا گئے ہیں نہایت مخلص۔ دین کے لئے قربانی کرنے والے اور عبادت گزار تھے مبلغین سلسلہ کی خدمت اور ان کی مہمان نوازی بڑی دلی بشاشت سے کرتے جب بھی موقع ملتا اور مقدرت ہوتی بے روزگاروں کو اپنے حلقہ اثر میں ملازمت دلوانے کی بھرپور اور کامیاب کوشش کرتے۔ نظام جماعت کے پابند اور خلفاء سلسلہ سے بے حد عقیدت رکھتے تھے۔

مرحوم نے مشرقی افریقہ میں ہی احمدیت قبول کی ان دنوں آپ ٹانگا شہر میں مقیم تھے۔ خاکسار جب پہلی دفعہ ۱۹۳۴ء کے اواخر میں مشرقی افریقہ پہنچا تو اس وقت مرحوم ٹبورا (ٹانگانیکا) میں ریلوے میں ملازم تھے اور وہاں کی جماعت کے صدر تھے۔ مرحوم کی دعوت پر خاکسار اپریل ۱۹۳۵ء کے آخری نصف میں ٹبورا پہنچا۔ افریقنوں میں تبلیغ کے لئے جو اہتمام دوسرے احمدی افراد کے ساتھ مل کر مرحوم نے کیا اس کے نتیجہ میں سینکڑوں افریقن زیر تبلیغ آنے والے افریقنوں کی مہمان نوازی اور تواضع میں مرحوم شیخ صاحب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ علاوہ ازیں اردگرد کے ایشین احمدی مرحوم شیخ صاحب کے گھر میں مقیم ہوتے اور آپ ان کی مہمان نوازی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے۔

ٹبورا میں اپنی صدارت کے زمانہ میں مرحوم شیخ صاحب اور دوسرے چند ایشین احمدی دوستوں نے ایک قطعہ زمین [illegible] کے محلہ میں نیلامی میں خرید کیا جس پر بعد میں خاکسار نے دو مشن ہاؤس جو چار چار کمروں پر مشتمل تھے اور باہر سے ایک مکان کی صورت میں نظر آتے تھے تعمیر کروائے اسی مکان کے ایک حصہ میں لمبے عرصہ تک خاکسار بطور مبلغ مقیم رہا اور دوسرا حصہ کرایہ پر دیا گیا۔ شیخ صاحب مرحوم مشن ہاؤس اور مسجد ٹبورا کی تعمیر کے علاوہ مشرقی افریقہ کی جملہ مساجد کیلئے اور دیگر اشاعت اسلام کے کاموں میں اپنی توفیق کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ کشتی نوح کا سواحیلی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ تو جس قدر رقم خاکسار نے شیخ صاحب مرحوم کے ذمہ لگائی اسی قدر بڑے خلوص سے ادا کردی۔ تمام مرکزی تحریکوں میں حصہ لیتے اور اس پر خوش ہوتے۔

مرحوم ریلوے میں پہلے مولڈر تھے پھر فونڈری انچارج مقرر ہوئے ملکی معاشی پست حالی کے باعث تخفیف میں آگئے تو ٹبورا میں لمبا عرصہ تجارت کی اور پھر سائیسل اسٹیٹس کی فیکٹریوں میں ملازمت کے لئے لنڈی مکنڈانی ڈسٹرکٹ ٹانگانیکا میں چلے گئے۔ صاحب کشف و رؤیا تھے ایک دفعہ مجھے بتانے لگے کہ خواب میں دیکھا ہے کہ لنڈی کے علاقہ سے بیعت فارم پر ہو کر آپ کے پاس آرہے ہیں چنانچہ خاکسار نے اس علاقہ میں غریب سواحیلی لٹریچر بھجوایا۔ مبلغین کی تقرری کی۔ اس علاقہ کے بعض مخلص افراد کو ٹریننگ دے کر بطور معلم تبلیغ کے لئے مقرر کیا۔ مبلغین اور معلمین کی مساعی کے نتیجہ میں اس علاقہ میں احمدیت کو قبولیت حاصل ہوئی اور خاصی تعداد میں

افریقنوں نے

احمدیت قبول کی ان کی طرف سے بیعت فارم پر ہو کر آتے جو مرکز میں بھجوائے گئے۔

محترم شیخ صاحب جب اس ملازمت سے فارغ ہوئے تو آپ کو کسمو کینیا میں ایک جرمن فرم نے اپنی ایک بڑی فونڈری میں ملازمت پیش کی۔ مالک فرم نے آپ کی مہارت کے پیش نظر ایک بڑی تنخواہ پیش کی۔ رہائش اور دوسری سہولتوں کے علاوہ آپ کو اپنی پسند کے آدمی رکھنے کی اجازت دی۔ چنانچہ اس غرض کے لئے قادیان خط لکھ کر بعض احباب کو منگوایا گیا۔

آپ کے کسمو کے قیام کے دوران اس علاقہ میں ایک خاص تبلیغی مہم شروع کی گئی ٹبورا کے احمدی احباب ایک بڑی تعداد ...... اور مبلغین کرام اس مہم میں خاکسار کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے اور تمام احباب مرحوم شیخ صاحب کے مکان پر مقیم رہے ان کی مہمان نوازی کی ذمہ داری کا بڑا حصہ شیخ صاحب ادا کرتے رہے مکرم شیخ صاحب کا مکان ان دنوں تبلیغی ہیڈکوارٹر بنا ہوا تھا۔ مرحوم کی اہلیہ محترمہ کا خدمت کا جذبہ بے حد قابل قدر تھا۔ جو اپنے خاوند کے دوش بدوش خدمات بجا لاتی رہیں۔

کسمو سے فارغ ہو کر مرحوم یوگنڈا کی مختلف کمپنیوں میں ملازم رہے جہاں بھی رہے اپنی وضع اور طریق کے مطابق خدمت دین میں کوشاں رہے کئی سال ہوئے جب آپ یوگنڈا میں مقیم تھے۔ مرحوم کے بیٹے کو موٹر کا حادثہ پیش آیا ایک ہی لڑکا تھا جو جوانی کی عمر میں فوت ہو گیا۔ اس صدمہ کا مرحوم نے بڑا اثر لیا۔ اپنے یتیم پوتے کی پرورش کی۔ ذمہ داری آپ پر آپڑی جسے آپ نے پوری طرح ادا کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی کمزور اور ضعیف بیوی اور دوسرے متعلقین کا حامی و ناصر ہو اور مرحوم کی ان خدمات کو جو آپ اسلام و احمدیت کے سلسلہ میں کرتے رہے قبول فرمائے اور اعلیٰ علیین میں داخل کرے۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمرؓ کے فرمودہ

مطالبات تحریک جدید

۱۔ سادہ زندگی بسر کریں۔ (۲) تبلیغ ممالک بیرون میں حصہ لیں
۳۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں
۴۔ نوجوان خدمت دین کے لئے وقف کریں۔
۵۔ وقف رخصت سکیم میں حصہ لیں (۶) اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں
۷۔ پنشنر اصحاب اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں
۸۔ وقف جائداد و آمد میں حصہ لیں (۹) صاحب پوزیشن مختلف جلسوں میں لیکچر دیں
۱۰۔ دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب تیار کریں (۱۱) امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروائیں
۱۲۔ طلباء کو تعلیم دینیات کیلئے مرکز سلسلہ میں بھیجیں۔
۱۳۔ کم از کم پچیس لاکھ کا ایک مستقل ریزرو فنڈ قائم کریں۔
۱۴۔ صاحب حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں مشورہ طلب کریں
۱۵۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔
۱۶۔ بیکار دنیا میں نکل جائیں۔ خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغ احمدیت بھی کرتے پھریں
۱۷۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کریں۔
۱۸۔ مرکز سلسلہ میں مکان بنوائیں۔ یہ دنیا نہیں بلکہ دین ہے۔
۱۹۔ تمدن اسلامی کا قیام کریں (۲۰) قومی دیانت کا قیام کریں۔
۲۱۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں (۲۲) عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں
۲۳۔ "حلف الفضول" کی قسم کا معاہدہ کریں کہ ہم امانت عدل و انصاف کو قائم کریں گے
۲۴۔ احمدیہ دارالقضاء کا قیام کریں اور اس کے فیصلوں کی پابندی کریں۔
۲۵۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ محترم چوہدری عطا محمد صاحب بنگوی امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ ضلع لائلپور کی اہلیہ محترمہ کافی عرصہ سے صاحب فراش چلی آرہی ہیں۔ گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے تاہم احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی)

۲۔ میرے بڑے بھائی مکرم حنیف احمد صاحب محمود متعلم جامعہ احمدیہ بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مجید احمد بشیر دارالصدر جنوبی ربوہ)

۳۔ میرے ابا جان میر عاشق محمد صاحب سیال کا نشتر ہسپتال میں پراسٹیٹ کا اپریشن ہوا ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ (ممتاز طاہرہ دارالصدر غربی)

۴۔ محترم چوہدری علی محمد صاحب زعیم انصار اللہ حلقہ گلبرگ دکینال پارک لاہور پیشاب کی بندش کی وجہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں انکی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منیر احمد بٹ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجاہدین تحریکِ جدید توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

"جب بھی کوئی نبی دنیا میں آتا ہے اس کے ماننے والے روحانی سپاہی ہوتے ہیں ان کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اس رنگ میں صرف کریں کہ وہ اپنے مقصد کو پورا کریں۔ اگر وہ اپنی زندگیوں کو ایسے رنگ میں صرف نہیں کرتے کہ ان کا مقصد پورا ہو تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کامیاب وہی قوم ہو گی جو اپنی زندگیوں کو اس رنگ میں لگا دے کہ وہ جب دفتر جا رہے ہوں تب بھی ان کے دماغ میں یہ ہو کہ ہم نے دین کو غالب کرنا ہے جب دفتر سے واپس آ رہے ہوں تب بھی ان کے دماغ میں یہ ہو کہ ہم نے دین کو غالب کرنا ہے وہ جب تجارت کر رہے ہوں اور ترازو ان کے ہاتھ میں ہو تب بھی ان کے دماغ میں یہ ہو کہ ہم نے دین کو غالب کرنا ہے وہ اگر ہل چلا رہے ہوں ان کا ہاتھ ہل پر ہو مگر ان کا دماغ اس طرف جا رہا ہو کہ ہم نے دین کو غالب کرنا ہے جب تک آپ لوگوں میں یہ روح پیدا نہیں ہو جاتی اس وقت تک کامیابی کی امید رکھنا غلط ہے ۔۔۔ ۔۔۔ جب بھی دنیا میں کوئی مامور آتا ہے تو ابتدائی زمانہ میں اس کے ماننے والوں میں سے ہر ایک دین کا سپاہی ہوتا ہے۔"

مجاہدین تحریک جدید کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد کو ہمیشہ اپنی نظروں کے سامنے رکھیں اور اپنے اصل مقصد یعنی یہ کہ ہم نے اسلام کو دنیا میں غالب کر کے رہنا ہے کو کبھی نہ بھولیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

چوکیدار کی ضرورت!

ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے ایک دیانتدار صحت مند سابق فوجی چوکیدار کی ضرورت ہے۔ معقول تنخواہ دی جائے گی۔ خواہشمند احباب خاکسار سے رابطہ پیدا کر لیں اور جماعت یا امیر کی تصدیق اپنے ساتھ لائیں

محمد افضل پوسٹ بکس ۹۱-۱۰۲/۱۰۰ اکمال انڈسٹریز پیٹیٹ گوجرانوالہ

اعلان دار القضاء

مکرم خواجہ اظہر بٹ صاحب پلیہ کیٹنگ انسپکٹر پولیس کوارٹر ۲ ڈسٹرکٹ پولیس لائن قلعہ گوجر سنگھ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ مسماۃ امۃ السلام صاحبہ بنت قاضی محمد منیر صاحب وفات پا چکی ہیں ان کے نام ایک قطعہ ۱/۲ ۲ واقع محلہ دار النصر ربوہ الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحومہ کے مندرجہ ذیل وارث ہیں۔

۱۔ خواجہ فیصل ظہور بٹ ۲۔ خواجہ خرم ظہور بٹ ۳۔ رعنا عائشہ اظہر۔ لہذا کستند عاہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا مرحوم کے ورثاء کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے پھوپھی زاد بھائی بشیر احمد صاحب ولد ولی محمد صاحب ۹ رمئی بروز بدھ اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔

انا ﷲ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت ہی نیک مخلص خادم دین اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے جماعتی کاموں میں بڑے شوق سے حصہ لیتے تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے ضعیف اور ناتواں والدین اور ایک سوگوار بیوہ کے علاوہ ایک لڑکا اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے ضعیف والدین اور بیوہ کو صبر اور استقامت عطا کرے بچوں کا خود کفیل ہو اور صبر اور لمبی عمر دے۔

(عبد العزیز کوثر تحت ہزارہ۔ ضلع سرگودھا)

۴ فیصد قرضہ برائے ۱۹۸۲ میں سرمایہ لگائیے۔

قرضہ کے لئے درخواستیں مقررہ فارم پر ۱۰۰ روپیہ یا اس رقم کے لئے جو ۱۰۰ روپیہ پر مساوی تقسیم ہو سکے، مندرجہ ذیل مقامات پر وصول کی جائیں گی :۔

۱۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔ کراچی، لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد، پشاور، لائلپور، کوئٹہ، حیدرآباد

۲۔ جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے دفاتر نہ ہوں وہاں نیشنل بینک آف پاکستان کی ان شاخوں پر جو سرکاری خزانے کا کاروبار کرتی ہوں

۳۔ جن مقامات پر اسٹیٹ بینک آف پاکستان یا نیشنل بینک آف پاکستان کے دفاتر نہ ہوں وہاں سرکاری خزانوں میں

قیمت اجراء :۔ مساوی رقم پر یعنی ہر سو روپے کے لئے اجرائی بحساب سو روپیہ

تاریخ ادائیگی :۔ ۱۵ رجون ۱۹۸۲ء ادائیگی مساوی قیمت پر عمل میں آئے گی۔

منافع :۔ ۴ فیصد سالانہ جو ہر ششماہی پر ۱۵ دسمبر اور ۱۵ رجون کو ادا کیا جائے گا

وصولی رقم :۔ بذریعہ نقد رقم / چیک یا سیکورٹیز برائے ۴ فیصد قرضہ ۱۹۷۲ء

یہ قرضہ ۱۵ رجون ۱۹۷۲ء کو صرف ایک دن کے لئے جاری ہوگا

جاری کردہ: حکومت پاکستان وزارت مالیات، بیننگ اینڈ ڈیولپمنٹ ڈویژن

مولا شافی

"میں نے خونی بواسیر کے دو مریضوں کو پائلز کیور ۔۔۔ دی ۔۔۔ اور ان کو خاطر خواہ فائدہ ہوا"

ڈاکٹر مجید ربانی ملک ایم بی بی ایس جا کے چھٹہ

قیمت فی کورس یوا اسٹاکسٹوں کے معقول کمیشن

ڈاکٹر راجہ ہومیو ایڈ کمپنی ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد حسین صاحب عرصہ دو ماہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب انہیں کسی قدر افاقہ ہے احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(بشیر احمد اختر وا فنف زندگی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دی اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ
کے
حصہ داران کو اطلاع

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ کمپنی کا غیر معمولی اجلاس عام کمپنی ہذا کے رجسٹرڈ دفتر میں ۱۸ر جون ۱۹۷۲ء بوقت دس بجے صبح مندرجہ ذیل امر کے لئے منعقد ہوگا۔

کمپنی کے سات ڈائریکٹران کا مجموعی ووٹوں کی بناء پر مطابق دی کمپنیز (مینیجنگ ایجنسی اینڈ الیکشن آف ڈائریکٹرز) آرڈر ۱۹۷۲ء انتخاب کرنا ہے۔

نوٹ: حصہ داران سے درخواست ہے کہ ڈائریکٹران کے انتخاب کے سلسلہ میں ڈائریکٹر کے عہدہ کے لئے اپنے نام کی پیشکش یا کسی دوسرے حصہ دار کو امیدوار تجویز کرنے کی دستخط شدہ تحریری اطلاع کمپنی کے رجسٹرڈ دفتر میں مورخہ ۱۸ر جون ۱۹۷۲ء تک یا اس سے پیشتر موصول ہو جانی چاہیئے۔

نسیم سیفی
چیئرمین اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ
کا
اجلاس عام برائے انتخاب ڈائریکٹرز

مورخہ ۲۸ر جون ۱۹۷۲ء بروز بدھ بوقت ۱۰½ بجے دن الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کے تمام حصہ داران کا غیر معمولی اجلاس عام دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ میں ہوگا۔ تمام حصہ داران سے شرکت کی درخواست ہے۔

ایجنڈا حسب ذیل ہوگا

صدر پاکستان کے آرڈر بابت کمپنیز (مینجنگ ایجنسی و انتخاب ڈائریکٹرز) آرڈر ۱۹۷۲ء کے مطابق انتخاب عمل میں آئے گا۔

نوٹ: جو حصہ داران کمپنی خود اپنا نام یا کسی حصہ دار کمپنی کا نام بطور ڈائریکٹر پیش کرنا چاہیں وہ اجلاس عام کی تاریخ سے دس دن تک یا اس سے قبل اپنی تجاویز بھجوا دیں۔

قاضی محمد نذیر
چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

دعائے مغفرت

ہماری ممانی محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی محمد ضیاء الدین صاحب مرحوم مورخہ ۳۰ر مئی صبح ۶ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں ان کی نعش لاہور سے ربوہ لائی گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت بعد نماز عشاء مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کی تدفین مقبرہ بہشتی ربوہ میں ہوئی۔ مولانا ابوالعطاء صاحب نے تدفین کے بعد دعا کروائی۔

مرحومہ نہایت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خدمت خلق کا جذبہ بے حد تھا۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد صدیق۔ صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ)

جماعتیں ہفتہ قرآن مجید کی رپورٹیں جلد بھجوائیں

امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں جو جلسے ان کی جماعتوں میں منعقد ہوئے ہیں ان کی رپورٹیں جلد بھجوا دیں۔ تا رپورٹوں کا خلاصہ بغرض اشاعت مرتب کیا جا سکے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

درخواست دعا

عاجز کی والدہ صاحبہ خورشید بیگم ڈار آف مردود گرو الیسٹ افریقہ سخت بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ان کا ریڈیم سے علاج ہو رہا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل صحت عطا فرمائے آمین۔ (محمد اقبال ڈار)

۲۔ میری دائیں ٹانگ کے ٹوٹنے سے گزشتہ ۶ ماہ سخت تکلیف رہی ہے اب سوٹی کے سہارے قدرے چل پھر سکتا ہوں لیکن ابھی مجھے بہت سی پریشانیوں کا سامنا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل صحت دے اور تمام پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین۔

ملک مشتاق احمد از تہران (ایران)

منافع اور بڑھ گیا

یکم جون ۱۹۷۲ سے

پوسٹ آفس فکسڈ ڈپازٹ
(میعادی حسابات) پر
منافع کی نئی شرحیں:

تین سال کے لئے	...	۸ فیصد
دو سال کے لئے	...	۷½ فیصد
ایک سال کے لئے	...	۷ فیصد
چھ ماہ کے لئے	...	۶¾ فیصد

زیادہ سے زیادہ بچائیے اور
پوسٹ آفس فکسڈ ڈپازٹ میں رکھیئے

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز، اسلام آباد
CDNS KHAIRI

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵